بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحٰبک یاحبیب اللہ

بیٹیوں کی جائیداد غصب کرنے کا بہانہ

مصنف

صوفی غلام محمد ڈوگر مجددی سیفی

ناشر: غلام محمد ڈوگر مجددی سیفی

برلب لاہور جڑانوالہ روڈ و Q.B لنک کینال معراج کالونی (نہر)

نزد اڈہ والی مسجد تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب

0344-6628563   0334-4668569

بفیضان نظر

مجدد العصر پیرومرشد حضرت اخندزادہ سیف الرحمن قدس سرہٗ العزیز

آستانہ عالیہ فقیر آباد شریف

نام کتاب : بیٹیوں کی جائیداد غصب کرنے کا بہانہ

مصنف : صوفی غلام محمد ڈوگر مجددی سیفی

پروف ریڈنگ : حافظ خلیل احمد محمدی سیفی ریحان والا شریف

صفحات : 16

سن اشاعت : 26مارچ 2020ء

ہدیہ مؤلف کیلئے صرف قرب الٰہی اور خاتمہ بالخیر کی دُعا

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ آستانہ عالیہ فقیر آباد شریف

۲۔ صوفی غلام محمد ڈوگر مجددی سیفی (ڈوگرا اسلامی لائبریری)

برلب سڑک لاہور جڑانوالہ روڈ وQ.B لنک کنال معراج کالونی (نہر)

نزد اڈہ والی مسجد تحصیل وضلع ننکانہ صاحب 0344-6628563

۳۔ مکتبہ دار العلوم جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

۴۔ مکتبہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف

۵۔ مکتبہ جامعہ محمدیہ سیفیہ آستانہ عالیہ ریحان والا شریف جڑانوالہ روڈ لاہور

بیٹیوں کی جائیداد غصب کرنے کا بہانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلٰوۃ والسلام علیٰ اشرف الا نبیاء والمرسلین وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین اما بعد۔

فہرست مضامین۔

1۔ضروری گذارش: برادران اسلام ہمارے آباؤ اجداد نسل در نسل ہندوؤں کے ساتھ ایک ہی علاقے شہر اور گاؤں میں رہتے رہے ہیں اور اُنکے مذہبی اور غیر مذہبی رسم و رواج ہمارے اندر بھی سرایت کر گئے ہیں۔ قیام پاکستان کو ستر (۷۰) سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے اور ستر سال سے زیادہ ہندوؤں سے علیحدہ

رہنے کے باوجود ہندوؤں کی کئی رسموں کے جراثیم اب بھی ہمارے اندر موجو ہیں اور ان میں سے ہندوؤں کی ایک رسم (بیٹیوں کو وراثت دینے کی بجائے جہیز دینا) کے جراثیم کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اب بھی ہمارے اندر موجو ہے۔

وہ یہ ہے کہ ہندوؤں کے مذہب میں بیٹی کو وراثت میں حصہ نہیں ملتا تھا مرنے والے کی تمام جائداد بیٹوں کو ملتی تھی اسلئے ہندو لوگوں کے پاس اپنی بیٹیوں کو زیادہ جہیز دینے کی یہ دلیل کہ ہم اپنے ہاتھ سے جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو ہم دے لیں کل کو ہمارے مرنے کے بعد شائد ہمارے بیٹے یا بہو ہماری بیٹیوں کو چونکے پر چڑھنے بھی دیں گے یا نہیں (کچن میں داخل ہونے دیں گے بھی یا نہیں) اسلئے وہ اپنی زندگی میں ہی کوشش کرتے تھے کہ جہیز کی شکل میں جتنا زیادہ ممکن ہوتا اپنے ہاتھ سے جہیز کی شکل میں دیتے تھے اُنکے اصول کے مطابق اُنکا یہ بھی قول تھا کہ سو (100) فقیر تے ایک تہائی (یعنی بیٹی کو صدقہ خیرات دینا فقیر کو دینے سے (100) سو درجے زیادہ ثواب ہے۔ ہمارے مذہب اسلام میں تو بیٹیاں مرنے والے مرد یا عورت کے ترکہ میں حقدار ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیٹیوں کا حصہ مقرر فرما دیا ہے حوالہ ملاحظہ فرمائیں "پارہ نمبر 4 سورہ النساء آیت نمبر 11 ترجمہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر نری بیٹیاں ہوں اگر چہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اسکا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اسکے ترکہ سے چھٹا۔ اگر میت کے اولاد ہو۔ پھر اگر اسکی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی۔ پھر اگر اسکے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا۔ بعد اس وصیت سے جو کر گیا اور قرض کے

تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے ۔تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے(11)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مرنے والے کی جس (ترکہ) جائداد میں بیٹوں کا حصہ ہوتا ہے اُس میں بیٹیوں کا بھی حصہ ہوتا ہے اگر وراثت میں بیٹے کو دوہزار (2000) روپے ملیں گے تو بیٹی کو ایک ہزار (1000) روپے ملے گا۔غور کریں ہم میں سے کتنے ہمارے بھائی ہیں جو جس طرح اپنے بھائیوں کو خوش اسلوبی سے ہر اُس چیز سے جو مرنے والے کی ملکیت تھی تقسیم کے وقت قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے مقرر شدہ حصہ کے حکم کے مطابق اپنی بہنوں کو بھی انکا پورا پورا ہر چیز سے حصہ دیتے ہیں؟ جس جائداد کا محکمہ مال کے کاغذات میں ریکارڈ ہوتا ہے وہ تو ہماری خواہش کے برعکس حکومت بیٹوں کی طرح بیٹیوں کے نام بھی منتقل کر دیتی ہے،ہم میں سے کتنے لوگ ہیں جو مرنے والے کے دیگر ملکیتی مال مثلاً نقدی، مال مویشی، سونا چاندی مکان بھیڑ بکریاں تجارتی مال چارپائیاں بستر برتن وغیرہ یا جو بھی اسکا اثاثہ ہے، اپنی بہنوں کو بلا کر خوش اسلوبی سے انکا ہر چیز میں پورا پورا حصہ دیتے ہوں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اگر بہن اپنی خوشی سے اپنا وراثتی حصہ اپنے بھائیوں کو دے دے تو: کیا وجہ ہے بھائی تو بھائی کو اپنا وراثتی حصہ خوشی سے نہیں دیتے۔کیا وہ بہن بہت زیادہ سخی ہے؟ کیا اُس نے اپنے میاں کو بھی مشورہ دیا ہم اللہ کے توکل پر زندگی گذارنے والے لوگ ہیں، میں اپنے بھائیوں سے وراثت کا حصہ نہیں لیتی تم بھی اپنے بھائیوں سے اپنی وراثت کا حصہ نہ لو، لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوتا، وہ اپنی اولاد کا حق اپنے بھائیوں کو کیوں دیتی ہے۔ حالانکہ وہ شریعت کی رو سے ایک گناہ کا کام کرتی ہے جو اپنی

وراثت اپنی اولاد کی بجائے اپنے بھائیوں کو اپنی زندگی میں دے کر اپنی اولاد کو حق وراثت سے محروم کر کے گنہگار ہوتی ہے۔ کیونکہ شریعت کا حکم ہے کہ اپنے وارثوں کو وراثت سے محروم نہ کرو اور تیسرے حصہ سے زیادہ (صدقہ خیرات کی بھی) کی وصیت نہ کرو۔ بلکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کاش لوگ تہائی کے بجائے چوتھائی مال کی وصیت کیا کریں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تہائی بہت ہے حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ مسلم شریف "عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال لو ان الناس غضو من الثلث الی الربع فان رسول اللہ ﷺ قال الثلث والثلث كثير و فی حديث وكيع كبير و كثير۔ شرح مسلم شریف جلد 4 حدیث نمبر 4105 ص 495۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کاش لوگ تہائی کے بجائے چوتھائی مال کی وصیت کیا کریں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تہائی بہت ہے۔

2۔ جو لڑکیاں اپنی وراثت سے اپنی اولاد کو محروم کر کے بھائیوں کو دیتی ہیں، اور جو باپ اپنی زندگی میں جائیداد اپنے بیٹوں کے نام کر کے بیٹیوں کو وراثت سے محروم کرتے ہیں سب گنہگار ہیں۔ بھائیوں کو جائز نہیں کہ اپنی بہنوں کو وراثت سے محروم کرنے کی کوشش کریں

11 عدد حوالہ جات)

باب۔ الصلوة على من يحف فی وصيته۔

جو شخص وارثوں کیلئے کچھ نہ چھوڑتے ہوئے وصیت کرنے میں ظلم کرے اسکی نماز جنازہ پڑھنا (یعنی جائز ہے یا نہیں)

1۔نسائی شریف "عن عمران بن حصین ان رجلااعتق ستة مملوکین له عند موته ولم یکن له مال غیر هم فبلغ ذلک النبی ﷺ فغضب من ذلک وقال لقد هممت ان لا اصلی علیه ثم دعا مملوکیه فجزا هم ثلثة اجزاء ثم اقرع بینهم فاعتق اثنین وارق اربعة۔نسائی شریف جلد اوّل حدیث نمبر1922 ص605مطبوعہ فرید بکسٹال اردو بازار لاہور۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے فوت ہوتے وقت اپنے غلاموں کو آزاد کر دیا اور ان غلاموں کے علاوہ مزید قابل تقسیم اور کوئی مال نہ تھا۔سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات سُنی تو آپ غصے ہوئے اور ارشاد فرمایا میں نے اس پر نماز نہ پڑھنے کا ارادہ کیا ہے بعد ازاں آپ نے اسکے غلاموں کو بلایا اور انکے تین حصے کیے پھر قرعہ ڈالا تو دو غلاموں کو آزاد فرمایا اور چار کو غلام ہی رہنے دیا۔(نوٹ۔یعنی تہائی مال میں اس کی وصیت نافذ کی اور باقی باطل ہے)

3۔اپنے وارثوں کو محروم کرنے کیلئے اپنی جائداد سے تیسرے حصہ سے زیادہ صدقہ خیرات کرنا بھی جائز نہیں۔

2۔شرح مسلم"(عن سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه) قلت یا رسول اللّٰہ بلغ بی ما ترای من الوجع وانا ذومال ولا یر ثنی الاابنة لی واحدة افا تصدق بثلثی مالی قال لا قلت افا تصدق بشطره قال لا الثلث والثلث کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذر هم عالة یتکففون الناس ولست تنفق نفقةتبتغی بها وجه اللّٰہ الا اجرت بها حتی اللقمة تجعلها

فی امراتک۔ شرح مسلم جلد 4 حدیث نمبر 4096 مطبوعہ فرید بکسٹال اردو بازار لاہور ص 491 سطر 16 تا 23 تک۔

ترجمہ ''(حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں کہ) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میں ایک مالدار شخص ہوں اور ایک لڑکی کے سوا میرا اور کوئی وارث نہیں ہے' کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں: میں نے کہا نصف مال صدقہ کردوں؟ آپ نے فرمایا نہیں! میں نے کہا تہائی مال صدقہ کر دوں؟ (فرمایا) تہائی مال بہت ہے۔

اگر تم اپنے وارثوں کو خوشحال چھوڑو تو یہ انکو محتاج چھوڑنے سے بہتر ہے جس کے سبب وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے رہیں اور تم جو کچھ اللہ کی رضا جوئی کیلئے خرچ کرو گے تم کو اس کا اجر ملے گا حتیٰ کہ اس لقمہ کا بھی اجر ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو''

3۔ مسلم شریف ''عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال لو ان الناس غضو من الثلث الی الربع فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الثلث والثلث كثير و فی حديث وكيع كبير و كثير۔ شرح مسلم شریف جلد 4 حدیث نمبر 4105 ص 495۔

ترجمہ ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کاش لوگ تہائی کے بجائے چوتھائی مال کی وصیت کیا کریں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تہائی بہت ہے۔

باب نمبر 208 الحیف فی الوصیۃ (وصیت میں ظلم کرنے کا بیان)

4۔ ابن ماجہ شریف ''حدثنا سويد بن سعيد ثنا عبدلرحيم ابن زيد العمی عن ابيه عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من فر من ميراث وارثه قطع اللہ ميراثه من الجنة يوم القيامة۔ حدیث میں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے جو شخص اپنے وارثوں کو ترکہ دینے سے بھاگے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت میں اس کا حصہ وضع کر دے گا۔

من فرمن میراث وارثه قطع الله میراثه من الجنةیوم القیامة۔ ابن ماجہ شریف جلد دوم باب نمبر 208 حدیث نمبر 479 ص 147۔

5۔ فتاوٰی رضویہ ”من فرمن میراث وارثه قطع الله میراثه من الجنةیوم القیٰمة۔ فتاوٰی رضویہ جلد 18 ص 169 سطر 5 تا 9۔

حدیث میں ہے حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”جو اپنے وارث کو اپنا ترکہ پہنچانے سے بھاگے اللہ تعالیٰ روز قیامت اسکی میراث جنت سے قطع کر دے گا۔ اسے ابن ماجہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

6۔ فتاوٰی رضویہ۔ افادان حرمان الوارث حرام وعدة بعضهم من الکبائر۔ فتاوٰی رضویہ مصنف اعلیٰ حضرت محمد احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جلد 27 ص 47 سطر 10 تا 12۔ بحوالہ تیسیر شرح جامع الصغیر حدیث نمبر 8886 جلد 2#433۔ ترجمہ ”پتہ چلا کہ وارث کو محروم کرنا حرام ہے اور بعض علماء نے اسکو گناہِ کبیرہ بتایا“

7۔ فتاوٰی رضویہ میں تفسیر عزیزی کے حوالے سے مذکور ہے ”فاذاحرمان الوارث حرام۔ فتاوٰی رضویہ جلد 27 ص 47 سطر 3 تا 14 بحوالہ السراج المنیر۔ ترجمہ ”وارث کو وراثت سے محروم کرنا حرام ہے“

8۔ فتاوٰی رضویہ۔ بیٹیاں اپنے باپ کے مکان سے ترکہ پدری سے حصہ پائیں گی۔ فتاوٰی رضویہ جلد 16 ص 105 سطر 6۔ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ لاہور۔

9۔ موت کے قریب ورثاء کی اجازت کے بغیر کسی ایک وارث کے ہاتھ اپنی جائیداد

فروخت کرسکتا ہے۔ نہ وصیت کرسکتا ہے" فتاوٰی رضویہ جلد 19 ص 104۔

10۔ فتاوٰی رضویہ "حضور پُرنور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں" من زوی میراثا عن وارثہ زوی اللہ عنہ میراثہ من الجنۃ۔

فتاوٰی رضویہ مصنف اعلیٰ حضرت محمد احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جلد 27 ص 46 سطر 2 تا 3 بحوالہ دیلمی نے مسند الفردوس حدیث نمبر 5713 مطبوعہ دارلکتب العلمیہ بیروت ص 3/548۔

ترجمہ "جو اپنے وارث کی میراث سمیٹے تو اللہ جنت سے اسکی میراث سمیٹ لے گا.

11۔ فتاوٰی رضویہ: اشباہ میں ہے "لو قال الوارث ترکت حقی لم یبطل حقہ" فتاوٰی رضویہ مصنف اعلیٰ حضرت محمد احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جلد 18 ص 168 آخری سطر تا ص 169 سطر 2 تک۔

ترجمہ "اگر وارث کہے میں نے اپنا حصہ چھوڑا تو اس سے اسکا حق باطل نہ ہوگا۔ت)

12۔ فتاوٰی رضویہ: قال اللہ تعالیٰ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین 4/11 "اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اولاد کے متعلق وصیت فرماتا ہے بیٹے کو دو بیٹیوں کی مثل حصہ ہے" فتاوٰی رضویہ مصنف اعلیٰ حضرت محمد احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جلد 18 ص 168 سطر 18 تا 20 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔

دراصل ترکہ سے حصہ نہ لینے والی بہن کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ ہندوانہ رسم کی طرح وہ اپنا یہ حق نہیں سمجھتی وہ یہ سمجھتی ہے کہ یہ صرف حکومت کے قانون کی وجہ سے میرے نام لگ گئی ہے ہندوؤں کی طرح وہ بھی سمجھتی ہے کہ یہ بھائیوں کا حق ہے' دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ اس بات سے ڈرتی ہے کہ میرے بھائی ناراض ہوجائیں گے کیونکہ وہ جب

اپنے ارد گرد کا ماحول دیکھتی ہیں کہ جن بہنوں نے اپنا وراثت کا حق وصول کیا ہے اُن میں سے اکثر بہنوں کے بھائی اُن سے ناراض ہو جاتے ہیں بلکہ بعض بہن بھائیوں کی اسی وجہ سے لڑائیاں ہوتی ہیں عدالتوں کے دھکے کھانے پڑتے ہیں اور بعض دفعہ قتلوں تک نوبت آجاتی ہے حالانکہ اُس بیچاری نے صرف زمین سے حصہ حاصل کیا لیکن دیگر ملکیتی مال مثلاً نقدی، مال مویشی، سونا چاندی مکان بھیڑ بکریاں تجارتی مال چارپائیاں بستر برتن وغیرہ یا جو بھی اسکا اثاثہ ہے اُس کا حصہ نہ لینے کے باوجود بھائی صرف جزوی وراثت لینے پر بھی آگ بگولا ہو جاتے ہیں آخر ایسا کیوں ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ قرآن مجید میں آئے اللہ تعالیٰ کے حکم مقابلے میں ہندوؤں کے رسم ورواج کے جراثیم ہمارے اندر ٹھاٹھیں مار رہے، ہمارے کچھ بھائی اپنی بیٹیوں کو وراثت سے محروم کرنے کیلئے اپنی زندگی میں ہی زمین اپنے بیٹوں کے نام لگا کر قرآن مجید میں آئے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کر کے اور ہندوؤں کے رسم ورواج پر عمل کر کے گنہگار ہوتے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ جب بھائی اپنا وراثت کا حق طلب کرتا تو ہمارا دل تنگ نہیں ہوتا اور اگر ہماری بہن ہم سے اپنا وراثت کا حق حصہ ہم سے طلب کرتی ہے تو ہمیں غصہ آجاتا ہے۔ قرآن مجید کے تو ایک لفظ کا انکار کرنا بھی جائز نہیں۔ ہم قرآن مجید کی آیت مبارکہ میں آئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابلے میں اپنے دلوں سے ہندوؤں کے رسم ورواج کے وائرس اپنے دلوں سے کیوں نہیں نکالتے؟ ہمیں فوری طور پر جلد از جلد توبہ کر کے بہنوں کو وراثت میں ہر اُس چیز سے حصہ دینا چاہئے جن چیزوں میں بھائیوں کا حصہ بنتا ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کئی بچیاں بہت نیک اور خوبصورت بھی ہوتی ہیں لیکن دین سے غافل لوگ صرف اسلئے اُن کا رشتہ طلب نہیں کرتے کہ انکے والدین انکی توقع کے مطابق جہیز نہیں دے سکیں گے۔ یہ بہت

اہم مسئلہ ہے ہم ہندوؤں کے رسم ورواج پر عمل کر کے ہم اپنی دنیا اور آخرت دونوں خراب کر رہے ہیں۔ ہم میں سے اکثر اپنی بیٹیوں کے جہیز کے مطلوبہ وسائل نہ ہونے کی وجہ سے بیٹیوں کی شادی میں تاخیر کر کے اور بیٹیوں کو حقِ وراثت سے محروم کر کے گنہگار ہو رہے ہیں۔ کیوں نہ ہم شریعت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چل کر ہم اپنی دنیا اور آخرت دونوں سنوار لیں حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں''

13۔ مشکوٰۃ شریف۔ عن علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال یا علی ثلث لا تو ئخر ھا الصلوٰ ۃ اذااتت والجنازۃ اذا حضرت ولا یم اذاوجدت لھا کفوا مشکوٰۃ جلد اوّل حدیث نمبر 557 ص 134 مطبوعہ فرید بک سٹال اردو بازار لاہور۔

ترجمہ ''حضرت علی کرم اللّٰہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے علی تین کاموں میں تاخیر نہ کرو نماز میں جب اس کا وقت شروع ہو نماز جنازہ میں جب وہ تیار ہو اور کسی بالغہ عورت کے نکاح کیلئے تجھے کفو (ہم پلہ) مل جائے (تو فوراً) اس کا نکاح کر دے''

کچھ لوگ اپنی بیٹیوں یا بہنوں کو وراثت کے حق سے محروم کرنے کا یہ بہانہ پیش کرتے ہیں کہ ہم اتنے لاکھ مالیت کا جہیز دے چکے ہیں' اب اُن کا کیسے حق رہ گیا؟ دوستو اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ ہم لوگ اپنے بیٹوں کی شادی پر بھی تو غیر معمولی اخراجات بھی کرتے ہیں' دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے ہندوؤں کی رسم پر عمل کرتے ہوئے جہیز کیوں دیا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی کو جو جنتی عورتوں کی سردار سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت مولا علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے دیئے گئے حق مہر سے مختصر جہیز عطا فرمایا تھا۔ دوستو: جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی مبارکہ ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے تو پھر ہم ادھر اُدھر کیوں دیکھتے ہیں۔ لڑکے والوں کیلئے گذارش

کہ وہ لڑکی والوں سے جہیز کا مطالبہ کر کے شریعت کی مخالفت نہ کریں کیونکہ شریعت کی رو سے تو تمام خرچہ لڑکے والوں کے ذمہ ہوتا ہے: حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

4۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دیئے گئے مہر سے خریدا تھا۔ (حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں)

1۔ مدارج النبوت میں مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ایک گھوڑا اور ایک زرہ رکھتا ہوں۔ فرمایا: گھوڑا تو تمہارے لئے ضروری ہے لیکن زرہ کو فروخت کر دو اور اسکی قیمت میرے پاس لے آؤ" انہوں اسے چار سو اسی درہم میں فروخت کر دیا اور قیمت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے آئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے لے کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دے دیا کہ اس سے عطر وخوشبو خرید لائیں اور باقی رقم اُم سلیم رضی اللہ عنہ کو دی کہ اس سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے جہیز کا سامان فراہم کریں اور امور خانہ داری کا ساز وسامان مہیا کریں، انہوں نے دو چادریں، دو کتان کی نمالی، چار بالشت کپڑا، دو چاندی کے بازوبند گدا، تکیہ ایک پیالہ، ایک چکی، ایک مشکیزہ اور کچھ مشروبات وغیرہ خریدے اور انکو ترتیب کے ساتھ رکھ دیا" مدارج نبوت جلد دوم تصنیف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مترجم الحاج مُفتی غلام معین الدین نعیمی صاحب ص 109 سطر 13 تا سطر 19 تک مطبوعہ ضیاالقرآن پبلی کیشنز لاہور۔

2 ریاض النضرہ میں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عرض کی آپ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی مجھ سے کر دیں حضور علیہ السلام نے یہ سُن کر خاموشی اختیار فرمالی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کے بارے میں حکم الٰہی کے منتظر ہیں۔ آپ میرے ساتھ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلیں پھر ان دونوں حضرات نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ آپ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں' ہماری طرح رشتہ طلب کریں' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ میرے پاس آئے ہیں کہ میں پیغام نکاح دوں تو میری طرف سے یہ سوال آپ ہی کریں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ہم آپ کے چچازاد کا پیغام لے کر آئے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان دونوں حضرات نے اس امر کی خبر دی تو میں نے اُٹھ کر چادر اوڑھی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور آپ کے سامنے بیٹھ کر عرض کی یا رسول اللہ: آپ اسلام میں میری تقدیم اور خیر خواہی کو جانتے ہیں میں اور میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی آپ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا نکاح میرے ساتھ فرمادیں' آپ نے فرمایا: تیرے پاس کیا کچھ ہے؟ میں نے عرض کی میرے پاس گھوڑا اور میری زرہ ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لئے گھوڑے کا بدل کوئی چیز نہیں ہاں تم اپنی زرہ فروخت کردو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے چار سو اسی درہم میں زرہ فروخت کردی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ رقم آپ کو پیش کردی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رقم سے کچھ درہم بلال رضی اللہ عنہ کو دے کر فرمایا انکی ہمارے لئے خوشبو لاؤ اور گھر والوں کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جہیز کا حکم دیا' پھر سیدہ کیلئے کھجور کی رسی سے بنی ہوئی چارپائی اور کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تکیہ اُٹھایا گیا' کتاب ریاض النضرہ فی مناقب عشرہ مبشرہ' جلد سوم ص 351 سطر 2 تا ص 352

سطر 6 تک مطبوعہ چشتی کتب خانہ ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد۔

3۔فتاوٰی رضویہ: امام احمد نے مناقب میں اور ابوداؤد اور ابوحاتم رازی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں، ان تمام نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا بعض کا سیاق بعض سے اتم ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگنے آئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سکوت فرمایا اور کوئی جواب نہ دیا، تو یہ دونوں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے انھیں رشتہ طلب کرنے کو کہا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے مجھے ایسے معاملے کی طرف متوجہ کیا جس سے میں غافل تھا تو میں فوراً چادر سنبھالتے ہوئے اُٹھا حتٰی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! فاطمہ کا نکاح مجھ سے کر دیں۔آپ نے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کی، گھوڑا ہے اور ایک اونٹ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔گھوڑا تو تیرے لئے ضروری ہے لیکن اونٹ کو فروخت کر دو۔تو میں نے اس کو چارسو اسی (۴۸۰) درہم میں فروخت کر دیا اور وہ آپ کے پاس لا کر میں نے آپ کی گود میں ڈال دیے۔تو آپ ﷺ نے ان میں سے ایک مُٹھی بھر اُٹھا کر فرمایا: اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسکی خوشبو خرید لاؤ، اور فرمایا: اس رقم سے جہیز تیار کرو تو ایک بنی ہوئی چار پائی اور ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجی بھری ہوئی تھی تیار کیے گئے ۔فتاوٰی رضویہ جلد 12 ص 147 سطر 14 تا ص 148 سطر 15 تک مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری دروازہ لاہو۔

4۔فتاوٰی رضویہ: خمیس میں ہے کہ ایک روایت ہے کہ منگنی کی تو رسول اللہ ﷺ نے

ان (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے نکاح کر دیا اور مہر چار سو اسی درہم تھا' خمیس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہوں نے زرہ فروخت کی بارہ اوقیہ کے عوض' اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے تھا۔ فتاوٰی رضویہ مصنف اعلیٰ حضرت محمد احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلد 12 ص 148 آخری دو سطر تا ص 149 سطر 5 تک۔

5۔ بحار الانوار: حضرت علی علیہ السلام کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا' اے علی: ابھی جاؤ اور اپنی زرہ فروخت کر کے اسکی قیمت میرے پاس لاؤ' تاکہ اس سے اپنی بیٹی کا جہیز اور تمہارے گھر کا سامان خریدا جائے ' حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ حکم پا کر میں بازار گیا اور اپنی زرہ چار سو درہم پر فروخت کر کے ساری رقم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان درہموں میں سے ایک مُٹھی اُٹھا کر مقداد بن اسود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دی اور فرمایا' یہ لو اس سے فاطمہ کا جہیز خریدو' خوشبو زیادہ خریدنا۔ مقداد بازار گئے اور یہ چیزیں خریدیں۔ ایک چکی' ایک مشکیزہ' چمڑے کا ایک تکیہ' ایک چٹائی اور یہ سب چیزیں لا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ دیں' اُسوقت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی وہاں موجود تھیں ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور فرمایا' لو اِن درہموں سے میری بیٹی فاطمہؑ کیلئے سامان جہیز خرید لاؤ' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھی انکے ساتھ بھیجا تاکہ سامان کی خریداری اور بار برداری میں انکی مدد کریں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سامان کی خریداری کیلئے تریسٹھ درہم عنایت فرمائے تھے جس سے میں نے

مندرجہ ذیل چیزیں خریدیں (۱) مصری کتاں سے بنی ہوا ایک توشک جس میں اون بھرا ہوا تھا (۲) چمڑے کا ایک فرش (۳) چمڑے کا تکیہ جس میں لیف خرما بھرا ہوا تھا (۴) ایک خیبری عباء (۵) ایک مشکیزہ (۶) کچھ مٹی کے پیالے (۷) چند عدد گھڑے (۸) ایک مٹی کا لوٹا (۹) ایک اونی ہلکا پردہ۔ یہ چیزیں ہم لوگ اُٹھا کر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے اور سامنے رکھ دیں" شیعہ مذہب کی معتبر اور مشہور کتاب بحار انوار جلد سوم تصنیف علامہ محمد باقر مجلسی صاحب ص 168 سطر 19 تا ص 169 سطر 16 تک۔

6۔ بحار انوار: امالی طوسی میں مرقوم ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت علی علیہ السلام نے یہ دراہم آنحضرت ﷺ کے حوالہ کر دیئے تو آپ ﷺ نے اس میں سے ایک مُٹھی درہم اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا کو دیے جو چھیاسٹھ درہم تھے' تا کہ وہ اس سے گھر کا سامان خریدیں پھر ایک مُٹھی درہم حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو دیے تا کہ اس سے خوشبو خریدیں' تیسری مُٹھی اُٹھا کر حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دی تا کہ اس سے کھانے کا انتظام کریں اور بقیہ رقم حضرت عمار و حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دی تا کہ وہ اس سے جہیز کا سامان خریدیں" شیعہ مذہب کی معتبر اور مشہور کتاب بحار انوار جلد سوم تصنیف علامہ محمد باقر مجلسی صاحب ص 161 سطر 21 تا سطر 26 تک۔

(نوٹ) اگر کوئی دوست مندرجہ بالا مضمون میں دیئے گئے حوالہ جات دیکھنا چاہے تو خادم علمائے طریقت و شریعت غلام محمد ڈوگر مجددی سیفی سے اِس نمبر پر رابطہ کریں۔

0344.6628563 0334.4668569

مصنف کی دیگر کتب

- فضائل اذکارِ نقشبندیہ مجددیہ (حصہ اوّل)
- فضائل اذکارِ نقشبندیہ مجددیہ معمولات سیفیہ (حصہ دوم)
- حقیقت خواب
- بیٹیوں کی جائیداد غصب کرنے کا بہانہ
- فوتگی پر اور زیارت مزارات میں شریعت مطہرہ سے روگردانی آخر کیوں؟
- اہلسنّت وجماعت کے زوال کی وجوہات کا حل
- فرض نماز کے بعد اُونچی آواز میں کلمہ طیبہ کا ذکر کرنے یا نہ کرنے کی علمی تحقیق

زیر طبع

- موقف اہل بیت رضوان اللہ اجمعین از کتب جعفریہ
- چار بناتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثیر حوالہ جات قرآن مجید اور کتب جعفریہ
- حرمتِ ماتم قرآن مجید اور کتب جعفریہ
- فاتحہ خلف الامام
- چادر یا شلوار ٹخنے سے نیچے رکھنا شعارِ بدمذہب نصاریٰ ہے
- حقیقتِ حدیث قرطاس مع باغ فدک